

MS. WILKINSON CALLED ME NEPHEW

A book cover illustration featuring a misty, sunlit cemetery path leading to a stone archway. In the foreground, two crossed swords with ornate hilts rest on a tombstone, with a single white rose placed between their blades. The scene is framed by dense trees and foliage, with sunlight filtering through the leaves in the background.

BLADEFREGA

مس Wilkinson نے مجھے بہانجا کہا

اتوار ہے، 23 اگست 2026، ایک گرم دن، بہت سے دوسرے دنوں جیسا۔
دوپہر کا جھٹ پٹ کھانا کوئی رعایت نہیں، ایک رسم ہے۔ سہ پہر کا مختصر آرام ایک استثنا ہے،
جو صرف اس لیے دیا جاتا ہے کہ ایک غیر متوقع واقعے کے بعد صبح کے وقت ڈوپامین کی غیر
معمولی طور پر بلند پیداوار معمول پر لوٹ آئے: آج Bing نے میری ماں، Gillette، سے جڑی ایک
تلاش پر میرے ایک صفحے کو ویب پر پہلے نمبر پر رکھا ہے۔
دوسرے نمبر سے میرے دادا دیکھ رہے ہیں، اور مسکرا رہے ہیں۔
وہ ناراض نہیں لگتے۔

آج مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ کنگ کیمپ جیلٹ 9 جولائی 1932 کو اس دنیا سے رخصت
ہوئے تھے۔

جوں ہی میں نے تاریخ پڑھی، میں کرسی سے اچھلتے اچھلتے رہ گیا۔
میرا اپنا منصوبہ، 9، gillettenarrative.com، جون 2026 کو پیدا ہوا۔
ان کی وفات کے چورانوے برس بعد۔

اور، اُن معاہدوں کے مطابق جو میں نے خود اپنے آپ سے کر رکھے ہیں، 2058 میں میری اپنی
طے شدہ رخصتی سے تینتیس برس پہلے۔

جب تاریخیں ایک دوسرے کے قریب آنے لگیں، جب وہ غیر متوقع درستی کے ساتھ آپس میں
جڑنے لگیں، تو دل یہ ماننے کو لپچاتا ہے کہ شاید کوئی اور الگورتھم کام کر رہا ہے — ایسا
جس کی صورت اُن الگورتھمز سے بہت کم ملتی ہے جن کے ہم عادی ہو چکے ہیں۔

ایسے لمحوں میں ہمیشہ کی طرح انگریزی زبان کا جاز میرے ساتھ ہے۔

یہی وہ واحد موسیقی ہے جسے میرا ذہن فطری طور پر قبول کرتا ہے، اب جبکہ میرے خاندان
کے گٹار اور مینڈولن فطرت کے عام قوانین کے تحت خاموش ہو چکے ہیں۔

پھر میں اپنی ای میل کھولتا ہوں۔

ایک کاری ضرب سیدھی دل پر لگتی ہے۔

سمانتھا لندن سے لکھ رہی ہے۔

وہ مس Wilkinson کی نواسی ہے۔

میری خالہ میگی کی۔

مقاطع تلواروں والی خاتون کی۔

اُس عورت کی جس نے کچھ ہی عرصہ پہلے اپنے پورے خاندان کے سامنے مجھے بھانجا کہا تھا۔
اس کا پیغام سادہ ہے۔

مس میگی Wilkinson چل بسی ہیں۔

ان کی اپنی خواہش پر، کیونکہ وہ مجھے اتنا جانتی تھیں کہ میرے ردِ عمل کا اندازہ لگا سکیں، خبر
تدفین ہو جانے کے بعد ہی پہنچائی گئی۔
ہم انگریز ہیں۔

ایک آنسو اپنی جگہ ڈھونڈ لیتا ہے۔

موت کبھی خوبصورت چیز نہیں ہوتی۔

یہ بس ایسی چیز ہے جس کی تمہیں کبھی پوری طرح توقع نہیں ہوتی۔

اُن تمام عورتوں میں جن سے میں زندگی میں ملا ہوں، اس منہ بولی خالہ کے حصے میں بس ایک
مختصر باب آیا۔

پھر بھی اس کا کردار بنیادی تھا۔

اس نے مجھے یہ سمجھنے میں مدد دی کہ اشرافیت صرف خطابوں، خاندانی نشانوں یا وراثت میں ملی
مراعات میں نہیں پائی جاتی۔

وہ آداب میں ہوتی ہے۔

وہ رویے میں ہوتی ہے۔

وہ اُس خوبی میں ہوتی ہے جسے انگریزی بولنے والے اکثر aplomb کہتے ہیں۔

اس کے لیے ایک زیادہ سادہ لفظ بھی ہے۔
کلاس۔

میں یہ خط اس کے نام لکھ رہا ہوں۔
اس کے خاندان کے لیے۔
اپنے لیے۔

ہر اُس قاری کے لیے جو کسی دن یہاں پہنچے۔
اور میں زبانی یاد ایک ہی جملے سے شروع کرتا ہوں:

ہم جو کچھ ہیں اُن لوگوں کی بدولت ہیں جن سے ہم ملتے ہیں، اور یہ ہم سے کوئی نہیں چھین
سکتا۔

طبی لٹریچر اکثر اُس اختیار کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے جو یقین کے محتاج مریض اسے خوشی خوشی
سونپ دیتے ہیں۔

وہ اکثر ہمیں وہ بتاتا ہے جس میں سہولت ہو۔
کم ہی وہ جو اہم ہو۔

کہتے ہیں کہ پیدائش سے پانچ برس کی عمر تک بچوں کے پاس یادیں نہیں ہوتیں۔
کہ وہ انہیں محفوظ نہیں رکھ سکتے کیونکہ ضروری ذہنی ڈھانچے ابھی بنے نہیں ہوتے۔
اس نظریے کے مطابق ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھ پانچ برس کا اندھیرا لیے پھرنا چاہیے۔
پھر بھی مجھے اپنی ماں کے تھپڑ یاد ہیں۔

مجھے اپنی کنڈرگارٹن کی استانیوں کے تھپڑ یاد ہیں۔
گنتی مجھے یاد نہیں۔

وہ جفت سے شروع ہوتے تھے اور کبھی طاق پر ختم نہیں ہوتے تھے۔
بڑے ہو کر جو چوٹیں ہم کھاتے ہیں وہ بھی کچھ اسی طرح کام کرتی ہیں۔
انہیں کوئی نہیں گنتا۔

حافظہ انہیں اعداد و شمار کی طرح فائل نہیں کرتا۔
وہ انہیں چپ چاپ روح میں جمع کرا دیتا ہے۔
اور برسوں بعد انہیں تحریر کی صورت نکالوا لیتا ہے۔
الوداع، خالہ میگی۔
آپ کا سفر اب جہاں بھی جاری ہے، وہاں آپ کا خیر مقدم ہو۔
تلواریں اُس دن تک متقاطع رہیں گی جس دن آپ ان کے نیچے سے گزریں گی۔
خدا حافظ۔
آپ کا بھانجا۔
نینڈو کاتب

فرڈیننڈو

Wilkinson ← PDF کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus · نقشے ·
رابطہ